رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۳۰۶

رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۳۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر

قاضی اکمل

چندہ

سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۱۱ | یکم جون ۱۹۲۷ء ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ | جلد اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاندان نبوّت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ یہاں ہی تشریف فرما ہیں اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ شملہ رونق افروز محترمہ جنابہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا کی جس کا نام حضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے امۃ الباسط رکھا۔ عزیزہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اپنی تعلیم "مدرسۃ الخواتین" میں خوب ترقی کر رہی ہیں۔ مدرسۃ الخواتین کے امتحان میں اچھے نمبروں میں پاس ہونیوالی طالبات کو حضرت ام المومنین علیہا السلام اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب والدہ مرزا مظفر احمد صاحب نے انعام دیئے جو طلائی انگوٹھی رومال اور عمدہ کتابوں کی شکل میں تھے۔ ہمارے گرلز سکولوں کا انتظام ناظر تعلیم و تربیت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے زیر نگرانی ہے اور آپکے معاون حضرت مولانا شیر علی صاحب بی اے فرشتہ خصلت انسان ہیں۔ انشاء اللہ تعلیم نسوان کا مستقبل بہت ہی شاندار ہوگا الا ماشاء اللہ۔ پنجشنبہ کو حفظ صحت پر کوئی نہ کوئی ڈاکٹر صاحب لیکچر مدرسۃ الخواتین کی پچھلی گھنٹی میں بطور سبق دیتے ہیں جس کے نوٹ لیکر اسے یاد کر لینا ہوگا اور پھر اس کا امتحان بھی ہوا کریگا۔ مدرسۃ البنات کی پانچویں کو انگریزی اور حصہ مڈل میں تینوں جماعتوں کو انگریزی عربی دینیات کی جناب مکرم صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس باقاعدہ تعلیم بذات خود دیتے ہیں اور مدرسۃ الخواتین میں بھی دینیات کی گھنٹی انہیں کے سپرد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ احمدیت کی روز افزوں ترقی فرمائے۔

اقبال بیگم بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے ۸ ر بھیجے ہیں مصباح فنڈ کے لئے جو اس نے پنجم پرائمری میں ترقی کرنے کی خوشی پر اپنی پچھلی کتابیں بیچکر دیئے۔ اگر ہماری لڑکیاں اسی طرح اپنی ترقی کا خیال رکھینگی تو بہت کچھ امید بندھ سکتی ہے۔ سکینۃ النساء قادیان

یسرنا القرآن کا ختم

میری معزز بہنو! جب میری آپا جان قادیان سے آئی تھیں۔ تو انہوں نے مجھے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا بتایا تھا۔ اور اب میں نے اپنی چھوٹی بہن رضیہ بیگم کو قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرایا ہے۔ تو والدہ صاحبہ نے ایک روپیہ مجھے انعام دیا ہے۔ میں یہ روپیہ مصباحی فنڈ کیلئے بھیجتی ہوں۔ نیز سب بہنیں دعا فرمائیں۔ کہ قرآن شریف بھی جلد ہی ختم کرلے۔ آمین ثم آمین

خاکسار آمنہ بیگم بنت خان بہادر صاحب۔ از للداخ

بچے کی آمین

میرے بڑے لڑکے عزیز محمد عالم نے جسکی عمر ابھی آٹھ سال کی نہیں ہوئی قرآن شریف ختم کرلیا ہے۔ میں تحدیث نعمت کے طور پر اس کا ذکر کرتی ہوئی مصباحی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اور اس کے دوسرے بہن بھائی کو خادم دین بنائے اور قرآن پاک پر عامل بنائے آمین۔ (مبارک اکمل) بماجرہ شکریہ کے طور پر ایک روپیہ گے گذشتہ سالی کرتی ہے یہ مصباح فنڈ میں

والسلام

خاکسار اہلیہ پیر شیر عالم صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بھیون

وفات

عاجز کی اہلیہ ۷ رمئی کو فوت ہوگئی ہیں مرحومہ نہایت ہی مخلص احمدی دیندار اور تبلیغ کا جوش رکھنے والی تھیں مرحومہ کی عمر ۲۹ سال کے قریب تھی دو لڑکیاں ۹ و ۶ برس عمر کی اور دو لڑکے ایک ۲½ سال کا اور ایک ۲۳ دن کا اپنے پیچھے چھوڑ گئیں جو مرحومہ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے۔

نوزائیدہ لڑکا بھی فوت ہوگیا اللّٰھم اجعلہ لنا فرطاً۔

محمد اکبر ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی ڈیرہ غازیخان

شکریہ

میں ان تمام معزز بہنوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے میری لڑکی مبارکہ بیگم کے اول نمبر رہنے پر دلی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دور دور سے مجھے مبارکبادیاں بھیجی ہیں۔ اور ان میں بعض بہنیں ایسی ہیں جن کو میں اچھی طرح جانتی بھی نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک بہن کا خط کوہاٹ سے آیا ہے جن کو میں نے صرف ایک دفعہ کسی کے گھر کا راستہ دریافت کرنے پر بتایا تھا بس صرف اتنی ملاقات ہے۔ جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے مجھے اور مولوی صاحب کو مبارکباد تحریر فرمائی ہے۔ یہ خاص خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ورنہ میں تو اس لائق نہیں ہوں

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ میری تمام معزز بہنوں کی اولاد کو بھی علوم دین سے بہرہ ور کرے اور دین کا خادم بنائے۔

(راقمہ اہلیہ مولوی بقاپوری قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جون ۱۹۲۷ء

تربیت اطفال

میرا مضمون تربیت اولاد پر ہے اور تربیت اولاد ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جس پر ہر قوم کی ترقی کا بڑی حد تک انحصار ہے۔ یہ وہ آلہ ہے جس کے غلط استعمال سے ہم ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو ذلت کے گڑھے میں پھینک سکتے ہیں اور اسی کے صحیح استعمال سے ہم اسے ہمیشہ کیلئے ترقی اور عزت کے راستے پر ڈال سکتے ہیں کسی قوم کے واسطے کسی خاص وقت کے لئے محض اچھے اصول کا سیکھ لینا کافی نہیں ہو سکتا بلکہ اگر کوئی قوم کسی خاص مذہب و طریق کو عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اسکو نہ صرف اپنی ترقی بلکہ تمام بنی آدم کی ترقی کا راز سمجھتی ہے اور اس بات کی خواہشمند ہے کہ وہ دنیا میں قائم ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کی خاطر خواہ حفاظت اور تربیت کا انتظام کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کریگی تو وہ خواہ اپنی ذات میں کیسی ہی ترقی یافتہ ہو اسکی ترقی کے نشان ریت کے نشانوں کی طرح ہونگے جو تھوڑی سی ہوا کے چلنے سے مٹ جائینگے

آجکل کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھو کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے آج ان کے دل خائف ہیں ان کے حوصلے پست ہیں ان کے ہر قدم میں لغزش ہے مگر کیا وہ ان مسلمانوں کی اولاد نہیں ہیں جو چند سو کی تعداد میں ہوتے ہوئے اس یقین سے لبریز تھے کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جن کی ہمتیں آسمان کی طرح بلند اور پہاڑوں کی طرح مستحکم تھیں جو مٹی کے ٹوٹے پھوٹے جھونپڑوں میں بیٹھ کر قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو زیر کرنے کے ارادے رکھتے تھے اور ان کی یہ باتیں محض خوش کن خوابیں نہیں تھیں بلکہ تاریخ شاہد ہے اور دشمن بھی اس حالت کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہے کہ جب وہ اس ارادے کے ساتھ اُٹھے تو نہ صرف ایک قلیل عرصے میں قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ کر رکھ دیئے بلکہ تمام روئے زمین پر ایک سیل عظیم کی طرح چھا گئے اور جس نے بھی انکا مقابلہ کیا اس نے ذلت و شکست کا مُنہ دیکھا ان کے پاس یہی قرآن اور یہی سُنت نبوی تھی جو ہمارے پاس آج بھی ہے مگر آج جو مسلمانوں کا حال ہے وہ ظاہر ہے پھر وہ کونسی ہوا چلی جو مسلمانوں کی جمعیت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پراگندہ ہو گئی اور وہ کونسی وبا پڑی جو مسلمانوں کے اندر بربادی کا تخم بو گئی آخر کیا ہوا اور کیوں آج مسلمان ہر جگہ ذلیل و خوار نظر آرہے ہیں؟

میری پیاری بہنو! اس کا راز اسی اصول میں چھپا ہوا ہے جس پر مجھے آج بولنے کے لئے کہا گیا ہے وہ تربیت اولاد سے غفلت تھی جس سے بعد کی نسلوں کے حوصلے پست ہو گئے اور اخلاق بگڑ گئے جس کی وجہ سے آج کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے مسلمان دوسری قوموں کے سامنے خوف سے کانپتے ہیں اگر مسلمان آئندہ نسلوں کی تربیت کا پختہ انتظام کرتے اور ہر نسل اپنے پیچھے اپنے سے بہتر نسل چھوڑتی تو آج مسلمانوں کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

پس تربیت اولاد کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور ہم اس کی طرف جتنی بھی توجہ دیں کم ہے اور تربیت اولاد کے معاملہ میں سب سے زیادہ ذمہ واری عورتوں پر ہے کیونکہ ہر بچہ کی ابتدائی تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے اور ابتدائی تربیت ہی کا زمانہ وہ زمانہ ہے جس میں آئندہ عادات اور اخلاق کا تخم بویا جاتا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر عورتیں اس نکتہ کو نہیں سمجھتیں

اور اگر ان کا کوئی بچہ کوئی ناپسندیدہ حرکت کرتا ہے تو اس کو روکتی ہیں بلکہ اگر کوئی دوسرا آدمی بھی روکے تو برا مانتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ابھی بچہ ہے جب بڑا ہو گا تو آپ ہی ٹھیک ہو جائیگا حالانکہ بچے کی تربیت کا زمانہ اسکی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف توجہ دلانے کے لئے آنحضرت صلعم نے اپنی اُمّت کو حکم دیا ہے کہ جونہی کہ بچہ پیدا ہو اس کے کان میں اذان کے الفاظ ڈالو تاکہ پہلا نام جو وہ دنیا میں سُنے وہ خدا کا نام ہو اور پہلا اثر جو اس کی طبیعت قبول کرے وہ خدا کے دین کی تعلیم کا اثر ہو۔ الغرض ہر عادت کا تخم بچپن میں بویا جاتا ہے اور پھر بعد میں اس اثر کو زائل کرنا مشکل ہوتا ہے اس کی مثال ایک پودے کی ہے جب پودہ چھوٹا سا ہوتا ہے تو اس کو ہم جدھر چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ جُھکا سکتے ہیں اُکھیڑ سکتے ہیں مگر جب وہ بڑا ہو کر ایک درخت کی صورت اختیار کر لیتا ہے تو پھر اس کا اکھیڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہی اسی طرح بچپن میں بچے کو بھی جس قسم کی عادتیں چاہیں ڈال سکتے ہیں اور اگر بچے میں کسی وجہ سے کوئی بُری عادت پڑ جائے تو اسکو چھڑانا بھی آسان ہوتا ہے مگر بڑے ہو کر اس کی اصلاح نہایت مشکل ہو جاتی ہے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جب بچہ بڑا ہو جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توخود ہی سمجھ آجائیگی یاد رکھو کہ انسان کی درستی کا بہترین زمانہ بچپن ہے پس اس موقع کو ہمیں کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد میں تربیت کے چند موٹے موٹے اصول بیان کرتی ہوں۔ تربیت اولاد کا سوال تین حصوں میں منقسم ہے اوّل جسمانی تربیت۔ دوئم۔ اخلاقی تربیت۔ سوئم دینی تربیت۔ جسمانی تربیت کے ماتحت زیادہ قابل توجہ باتیں صفائی۔ خوراک۔ لباس اور ورزش ہیں کیونکہ ان باتوں کا بچے کی صحت جسمانی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ صفائی ایسی چیز ہے کہ اس کی ضرورت کو سب بہنیں بخوبی سمجھتی ہیں صحت پر جو صفائی کا اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے اس کے علاوہ ہر شخص صاف بچے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ انگریزوں کے بچے کس قدر اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ صفائی ہے صفائی کی وجہ سے ان کی صحتیں بھی قابل رشک ہوتی ہیں اور ان کے بچے صفائی اور صحت کی بہت عمدہ مثال پیش کرتے ہیں ہم بھی انہی طرح انسان ہیں بلکہ ہمارے مذہب میں ان سے زیادہ مفید اصول کی تعلیم دی گئی ہے مگر افسوس کہ عمل نہ کرنے سے ہم پیچھے رہ گئے ہیں کاش کہ ہماری روشن خیال بہنیں تکلیف اٹھائیں اور اپنے پیارے بچوں کو شروع سے ہی صفائی کی عادت ڈالیں اگر شروع سے ہی ہر بات میں صفائی کا خیال رکھا جائے تو ماں کو بھی تکلیف نہیں ہوتی اور بچہ بھی اس کا عادی ہو جاتا ہے اور اسکی صحت بھی اچھی رہتی ہے صفائی کے لئے کسی امارت کی ضرورت نہیں بلکہ غریب سے غریب عورت بھی اپنے بچے کو صاف اور ستھرا رکھ سکتی ہے صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ماں کے دل میں اس کا احساس پیدا ہو جائے اور صفائی کی ضرورت ہر چیز میں ہے بدن میں۔ غذا میں۔ لباس میں اور جگہ میں۔ بدن کی صفائی کے لئے سب سے بہتر چیز غسل ہے اور بچے کو چھٹپن سے ہی غسل کا عادی بنانا چاہیئے ورنہ وہ بڑے ہو کر نہ صرف غسل سے غافل رہیگا بلکہ اس سے گھبرائیگا اگر کسی وقت کسی مصلحت سے نہلایا نہ جا سکتا ہو تو کم از کم اس کے ہاتھ پاؤں اور منہ کو ضرور دھو دینا چاہیئے اور بچے کے بدن کی صفائی میں علاوہ نظر کے قوت شامہ سے بھی کام لینا چاہیئے اور بدن کے مختلف حصوں کو ناک سے سونگھ کر دیکھ لینا چاہیئے کہ کوئی بو وغیرہ تو نہیں آتی۔ کیونکہ بعض اوقات بدن دیکھنے میں صاف ہوتا ہے لیکن سونگھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی بعض حصوں میں صفائی کی کمی ہے کانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیچھے کے حصے گردن اور بغلیں اور انگلیوں کے درمیانی حصے اور رانوں کے جوڑ وغیرہ خاص طور پر قابل توجہ ہوتے ہیں اسی طرح غذا اور لباس اور جگہ کے معاملے میں تفصیلی توجہ کی ضرورت ہے اور کسی عقلمند اور فرض شناس ماں کو ان باتوں میں صفائی کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

صفائی کے بعد جسمانی تربیت میں دوسرا سوال غذا کا ہے اور یہ ایک نہایت اہم اور قابل توجہ سوال ہے ابتدائی عمر میں قدرت کی طرف سے بچے کی غذا تو مقرر ہی ہے اور اس میں شک نہیں کہ ماں کے دودھ سے بڑھ کر بچے کے لئے کوئی چیز نہیں مگر دودھ پلانے والی ماں کو چاہیئے کہ اپنی غذا میں خاص طور پر احتیاط رکھے کیونکہ ماں کی غذا کا اثر دودھ کے واسطے سے یقیناً بچے تک پہنچتا ہے۔ پھر دودھ کی مقدار اور اس کے پلانے کا وقت بھی مقرر ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے بچے کی صحت اچھی رہتی ہے اور وہ شروع سے ہی مناسب مقدار میں کھانے اور باقاعدگی اور وقت کی پابندی کا عادی ہو جاتا ہے جن بچوں کی مائیں دودھ نہیں دے سکتیں اور ان کو چوسنی سے دودھ دیا جاتا ہے انکا معاملہ بہت زیادہ قابل توجہ ہے کیونکہ علاوہ دوسری احتیاطوں کے اگر دودھ کو صحیح طور پر تیار نہ کیا جائے اور چوسنی کی بوتل اور ٹیٹوں کی صفائی کا خاص خیال نہ رکھا جائے تو بچے کی صحت پر نہایت ضرر رساں اثر پڑتا ہے اور بسا اوقات وہ ہمیشہ کے لئے مرض کا شکار ہو جاتا ہے جب بچہ دودھ چھوڑ کر کسی دوسری غذا کے کھانے کے قابل ہو تو اس کو شروع شروع میں بہت نرم اور زود ہضم غذا دینی چاہیئے اور اس عمر میں بھی غذا کی مقدار اور اس کا وقت مقرر ہونا چاہیئے۔

لباس کے معاملے میں عام اصول یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بدن پر کسا ہوا نہ ہو بلکہ کسی قدر ڈھیلا ہو اور سردی گرمی کی ضروریات کے مطابق ہو اور سب سے بڑھکر یہ کہ اسے بہت صاف رکھا جائے بچے کی صحت کے لئے ورزش بھی ضروری ہے اور اس لئے ہوا خوری کروانا اور جھولنے وغیرہ اچھی ترکیبیں ہیں۔

تربیت کا دوسرا حصہ اخلاق کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مگر بدقسمتی سے اس معاملے میں ہندوستانی عورتوں میں سخت غفلت اور بے پرواہی بلکہ بڑے درجہ کی جہالت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ یہ مضمون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمبا ہوگیا ہے اس لئے مَیں انشاء اللہ باقی حصّے کو کسی اور موقع پر بیان کرونگی اسوقت صرف اس دعا پر اپنے مضمون کے اس حصّے کو ختم کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم تربیت اولاد کے مسئلے کی اہمیّت کو سمجھیں اور پھر صحیح اصول کے مطابق بچّوں کی تربیت کا انتظام کرکے قومی ترقی کے سوال میں اپنی ذمہ داری سے بخیر و خوبی سبکدوش ہوں ٭ آمین ثم آمین ٭

راقمہ امۃ السّلام قادیان

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟

آغاز اسلام

یتیمی، بیکسی، بیچارگی تھی، ساتھ ہی ہجرت بنا مردک! کہاں خنجر تھا جب پھیلی مسلمانی؟

اسلام نے جب چھوٹی سی عمر میں اپنی قوّت قدسی سے تمام دنیا کو فتح کرلیا! اپنے اخلاق حمیدہ سے دنیا کو اپنا گرویدہ بنالیا! تو دشمنانِ اسلام جن کی بغض و حسد کی پُتلیاں روشنی کو ظلمت اور سفیدی کو سیاہی دیکھتی ہیں اس کا عروج دیکھ کر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگیں اور کہدیا کہ اسلام کی ترقی کا باعث شمشیر ہے۔

اگر تعصّب کی عینک ان کی آنکھوں پر نہ چڑھی ہوتی تھوڑا غور و فکر کو کام میں لاتے اور سوچتے تو ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہوتے! بھلا کہاں یتیم! اکیلا! اَن تنہا! اور کہاں شمشیر؟ یتیمی اور خنجر کا تناسب کون تسلیم کرسکتا ہے۔ اسلام پھیلا اور ضرور پھیلا! اس نے حیرت انگیز ترقی کی! اس کے کارہائے نمایاں نے دنیا کو انگشت بدنداں کردیا! اس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دنیا کو ہلادیا! مگر کس کے ساتھ؟ خنجر سے نہیں! تلوار سے نہیں! توپ و بندوق سے نہیں! بلکہ صداقت سے! اخلاق فاضلہ سے! روحانیت سے! آشتی و محبّت سے! صُلح و امن سے!

پس اسکے متعلق شمشیر کا گمان بھی کرنا گویا اپنی کم فہمی کا ثبوت دینا ہے۔ اسکی پیدائش کا حال سنو! اس یتیم امی! حق سرشت واعظ! توحید کے ناشر نے جب مکہ کی گلیوں میں اپنے ہموطنوں کو صراط مستقیم دکھلانے کی دعوت دی تو پتھروں کے پوجاری جن کی پتھر پوجتے پوجتے عقلوں پر بھی پتھر پڑ گئے تھے اسکے دشمن اور خون کے پیاسے ہوگئے۔

اس اکیلے اور نہتے پر ظلم و ستم اور زدو کوب کرنے لگے اس کو اور اس کے مشن کو مٹانے کے لئے ہر تدبیر عمل میں لائے اسکو سبھی دُرّے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لالچ دیئے! اس کو حسین عورتوں کی تحریصیں دلائیں! حکومت کے سبز باغ دکھائے! مگر اس تاج لولاک کے مالک پر کسی چیز نے اثر نہ کیا! حالانکہ اس کی بیچارگی کا یہ عالم تھا کہ اپنے پیدا کرنے واحد لاشریک کی عبادت غاروں میں چھپ کر کرنی پڑتی تھی باوجود اس بیکسی کہ دنیا کے عارضی جاہ و جلال نے اس کے دل پر کچھ بھی تو اثر نہ کیا۔

جب اس طرح کام نہ چلا تو دنیا پرست اندھوں نے جو اس مجموعۂ صفات ہستی کو پہچاننے سے قاصر تھے ناشائستہ حرکات کرنی شروع کیں۔

ان وحشیوں نے دین و دنیا کے پیشوا پر اینٹ پتھر برسانے شروع کیئے اس کے جسم پر ناپاک غلاظتیں پھینکیں! گلے میں کپڑا ڈال کر گھسیٹا! اس رحمۃ للعالمین کے راستہ میں کانٹے بچھائے۔ غرض ایسی ایسی تکالیف پہنچائیں کہ جن کے سننے سے کلیجہ شق ہوتا ہے۔

اگر کوئی دنیادار ہوتا تو ہرگز ان مصائب کو برداشت نہ کرتا جبکہ اس کے سامنے سیم و زر کے تھال اور آرام و آسائش کے سامان حاضر تھے۔

دنیا کو دانائی کا سبق دینے والے کو دیوانہ کہکر پکارا جاتا! خبطی و سودائی کا خطاب دیا جاتا پاگل و مجنون بتایا جاتا۔ غرض دنیاوی نگاہ اس کو ذلیل و رسوا شخصیت خیال کرتی تھی مگر ایسی حالت میں بتدریج ساری دنیا اس کی طرف کھنچ آئی۔

جس وقت سعید روحوں نے اسکی آواز پر لبیک کہی اس وقت تلوار کی طاقت تو کجا اپنے خالق کی عبادت بھی برسرِ عام دشوار تھی دن رات اس کے قتل کے منصوبے باندھے جاتے تھے اس کو صفحۂ دنیا سے مٹا دینے کے طریقے سوچے جاتے تھے! غرض سب دنیا کی طاقت اس اکیلی ہستی کو مٹا دینے کے لئے جمع تھی۔ مگر دشمن کے اس طاقت و سامان کے ہوتے ہوئے یہ اکیلا انسان بازی لے گیا اور دنیا اسکے جھنڈے کی طرف بسرعت جمع ہوتی گئی۔ مخالفین اسلام و دشمنانِ ملت! سمجھو کہ یہ کرامت اور یہ کشش تلوار کی نہ تھی بلکہ اس پیاری اور مطہر تعلیم کی تھی جو یہ ہادی اپنے ساتھ لایا۔

پس بت پرستوں کے دل بتوں سے تلواروں نے نہ توڑے تھے بلکہ قرآن پاک کی موافق فطرت تعلیم نے انکی گردنیں کسی حکومت نے نہ دبائی تھیں بلکہ شمشیر صداقت نے ہاں! اس تعلیم نے۔ طوق و سلاسل کے ذریعہ دنیا کو اپنی طرف نہیں کھینچا بلکہ برہان قاطع سے! تیر و تفنگ سے دلوں کو تسخیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کیا بلکہ تقویٰ و طہارت سے دنیا کو اس علم کے نیچے فوجوں کا تشدد نہیں لایا بلکہ نور توحید! سمجھے؟

بے شک بعد میں مسلمانوں نے تلواریں ہاتھ میں لیں مگر وہ مدافعانہ تھیں جارحانہ ہرگز نہ تھیں تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنا مذہب منوانے کے لئے کبھی اور کہیں تلوار سے کام نہیں لیا اب شان اسلام کا طرزِ عمل آئندہ پرچہ میں بہنوں کے پیش خدمت کروں گی ٭ امۃ الحفیظ بیگم از مانڈلے برما

سندھ کے دلچسپ مگر دردآمیز حالات

اس جگہ پر جو عام بلوچ وغیرہ ہیں ان میں تو جب شادی کرنے برات لیکر جاتے ہیں تو لڑکی والے انکو خوب گالیاں دیتے ہیں ڈنڈی سوٹے لیکر ان سے لڑائی کرتے ہیں اگر لڑکے والے جیت گئے تو دلہن بیاہ لائے ورنہ یوں ہی بے نیل مرام واپس آجاتے ہیں۔ اور جو شریف آدمی کہلاتے ہیں ان کی شادی کا حال مختصراً بیان کرتی ہوں جب دولہا آتا ہے گھوڑے کو بڑا تیز دوڑاتا ہوا آتا ہے اِدھر سے ایک آدمی بڑی طاقت سے گھوڑے کو روکتا ہے اور جھٹ اسکی زین اور لگام اتار کر گھر بھیجدیتا ہے

اور پھر عورتیں اسکے اوپر دلہن کو چڑھا کر ہاتھ میں لگام دیدیتی ہیں۔

شادی کے دنوں میں دولہے کے ماں باپ دادا دادی کے نام روپوں کے اوپر لکھ کر ساری رات. سارا دن ہاون دستے میں ڈالکر کوٹتی رہتی ہیں اور منہ سے یہ کلمات کہتی جاتی ہیں مثلاً دلہن کا نام فضل ہے تو یوں کہیں گی کہ فضل کی ساس کو توں۔ فضل کا سسر کو توں فضل کا میاں کوٹوں جب روپوں کی چاندی بنجاتی ہے تو پھر ایک کڑی بنوا کر دلہن کے پیر میں نکاح کی رات ڈالدیتے ہیں ساری عمر ایک ناتھ اور ایک کڑی اور ایک انگوٹھی جو خاص قسم کی ہوتی ہے پڑی رہتی ہیں ایک مرتبہ ناک ٹوٹ جائے تو پھر دوبارہ چھیدوائی جاتی ہے چاہے عورت اسّی سال کی کیوں نہ ہو

جب دولہا اندر آتا ہے تو گلاب کے پانی میں دلہن کا پیشاب ملاکر اوپر چھڑکا جاتا ہے اور شربت میں بھی بعض لوگ پلاتے ہیں اگر مرد سمجھدار چالاک ہوتا ہے تو بچ جاتا ہے ورنہ گند بلا بہتیرا کچھ کھلا پلا دیتی ہیں۔

جب نکاح ہوجاتا ہے تب ایک بڑا آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملموں ہو یا چچا وہ دونو دولہا دُلہن کو آپس میں ٹکریں لڑاتے ہیں تین چاہے سات ٹکریں مارتی ہیں جس طرح بھینسوں کی لڑائی ہوتی ہے اسی طرح انکا حال ہوتا ہے۔

غرض ایسی ایسی بہت سی باتیں ہیں جو مضمون کی طوالت کے سبب سے تحریر نہیں کرسکتی جب کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں خدا رسول کے حکم کے خلاف ہیں تو کہتی ہیں کیا ہمارے باپ دادا تم سے بھی زیادہ بیوقوف تھے جن کو خدا رسول کی بھی خبر نہ تھی کہ خدا کون ہے یا رسول کون ہے۔

سلام وغیرہ کچھ نہیں جانتیں بلکہ عیب سمجھتی ہیں بجائے السلام علیکم کے بسم اللہ بسم اللہ کہتی ہیں اور لڑکی کو دیکر یا عوض لیکر بھائی شادی کرتا ہے یا باپ اگر کوئی بھی نہ ہوں تو رقم وصول کر لیجاتی ہے اور کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا بلکہ جو کوئی بغیر رشتہ لئے یا بغیر رقم لئے بیاہ دیتا ہے تو اسکو کہتے ہیں کہ اس نے ننگ کیا ہے۔ غرض ان لوگوں کو تبلیغ کی بڑی سخت ضرورت ہے ایک تو میری تعلیم کم ہے دوسرے بوجہ بھی خاندانی دستور کے مطابق بندش میں رہتے ہیں اور کوئی موقعہ نہیں ملتا کہ انکو سمجھایا جائے اگر جانا ہوتا ہے تو شادی میں یا غمی میں اگر شادی میں جانا ہوتا ہے تو وہاں گانے اور ڈھولک کا اتنا شور ہوتا ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اور اگر غمی میں تو وہاں ایک اور ہی سماں بندھا ہوا ہوتا ہے سب کی کمریں کسی ہوئی اور بال کھلے ہوئے اور پیٹنے کوٹنے میں مشغول ہوتی ہیں قصہ کوتہ تبلیغ کا موقعہ نہیں ملتا۔ اگر زندہ رہی تو پھر کبھی سندھ کے حالات لکھونگی۔

والسلام: راقمہ ممتاز بیگم گوٹھ داراواہن (سندھ)

(ضرور لکھئے۔ اکمل)

کان صاف کرنیکا آسان طریقہ

اکثر کان میں بوجھ سا محسوس ہونے لگتا ہے جو کہ کان کی رطوبت یا غسل کرتے وقت ایک آدھ قطرہ پانی کا پڑ جانے سے ہو جاتا ہے۔ اس کو ہلکا کرنے کے لئے میں نے دیکھا ہے کہ اکثر تنکے پر روئی کی پھریری بنا کر صاف کرنیکی کوشش کیجاتی ہے جو کہ نہایت ہی مضر ہے۔ کیونکہ کان کے اندر کی جھلی پر اگر تنکا لگ جائے تو اس کے چھٹنے سے سماعت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے چنانچہ ہمارے ہمسائے میں ایک بی بی نے اپنی اس غلطی کی وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔ لہذا ہر ایک بہن کو اس قسم کی غلطی سے اجتناب چاہیئے۔ جبکہ کان ویسے ہی تھوڑی سی تدبیر سے اچھی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف ہو جائے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ خلافِ قاعدہ بات کر کے تکلیف میں مبتلا ہوں۔

جسوقت کان میں خفیف سا ہی بوجھ ہو تو فوراً ہائیڈروجن پر آکسائڈ Hydrogen Per oxide چند قطرے کان میں ڈال دینے چاہئیں۔ (یہ بڑی مشہور اور مفید دوائی ہے) یہ دوائی کان کی تمام رطوبت کو جھاگ بنا کر باہر لے آئیگی۔ اور کان بالکل ہلکا ہو جائیگا۔

اگر بفرضِ محال اس طریقہ سے کان صاف نہ ہو تو کسی ڈاکٹر یا تجربہ کار کمپونڈر سے کان میں پچکاری لگوانی چاہیئے۔ کان کی تکلیف کو معمولی جان کر تنکے سے کسی حالت میں بھی صاف کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ذراسی غفلت بعض اوقات بہت سی تکلیف کا موجب بنجاتی ہے

نیز ہر بہن کو چاہیئے کہ معمولی معمولی تکالیف کی تدابیر خود اور فوراً کرے۔ تھوڑی بہت دواؤں کا استعمال سیکھ کر وہ دوائیں خود اپنے پاس رکھے کہ وقتِ ضرورت علاج میں تاخیر نہ ہو۔

مثلاً یہی دوائی۔ ہائیڈروجن پر آکسائڈ کان کی تکلیف کیلئے ٹنکچر آیوڈین کسی چوٹ یا ورم پر لگانے کے لئے۔ بورو فیکس ہونٹوں کی تکلیف پھٹن وغیرہ پر لگانے کے لئے۔ بورک ایسڈ (پوڈر) کسی پھنسی یا دکھتی آنکھ پر ٹکور کے لئے اکسیر ہے۔ زامبک۔ جلے ہوئے پر لگانے کے لئے۔ الغرض مندرجہ بالا دوائیں ہر گھر میں موجود ہوں تو وقتِ ضرورت فوراً استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔ اور فوری تدابیر سے انسان بہت سی پریشانی سے بچ رہتا ہے

فقط زہرہ خاتون۔ از مالیر کوٹلہ۔

رابعہ بصری رضی اللہ عنہا

رابعہ بصریؒ اسلام کی اُن مایۂ ناز خواتین میں سے تھیں۔ جن کا زہد۔ تقوی۔ علم و فضل صنفِ نازک کیلئے باعث فخر ہی نہیں۔ بلکہ ہر فرزندِ اسلام کے لئے لائحہ عمل۔ آپ اِتنی متوکل تھیں اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر اِس درجہ ایمان تھا۔ کہ آپکے متعلق لکھا ہے۔ ایک دفعہ چند مہمان آپکے ہاں تشریف لائے۔ ان کی مہمان نوازی کے لئے آپکو فکر ہوا۔ گھر میں معلوم کیا تو صرف دو روٹیاں موجود تھیں۔ اور مہمانوں کی تعداد دس تھی آپ حیران تھیں کہ کیا کیا جائے۔ اتنے اتنے میں باہر سے فقیر کی صدا کان میں پڑی آپ فوراً اُٹھیں اور خوشی خوشی وہی دو روٹیاں فقیر کو اللہ تعالیٰ کے نام پر دیدیں۔ اب آپکے پاس مہمانوں کی خاطر و مدارت کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ ایک ظاہر بین آپکے اس فعل کو کتنی بڑی غلطی سمجھیگا۔ کہ گھر میں مہمان بیٹھے ہیں ان کو تو کھانے کے لئے کچھ دیا نہیں جاتا۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فقیر کی آواز پر جو کچھ تھا بھی - وہی دے دیا جاتا ہے - مگر نہیں خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان رکھنے والوں کی باتیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں - فقیر کو روٹیاں دیکر ابھی واپس آکر بیٹھی ہی تھیں - کہ باہر سے ایک اور آواز آئی - آپنے دیکھا تو ایک عورت ہاتھ میں دستر خوان سے کچھ ڈھانکے ہوئے کھڑی ہے - پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کسی رئیس کے ہاں شادی کی تقریب ہے ان کی بیگم صاحبہ نے آپکے لئے روٹی بھیجی ہے - آپنے دستر خوان اُٹھا کر ایک نظر سے دیکھا - تو روٹیاں پندرہ کے قریب تھیں - دل میں خیال کیا - کہ اللہ تعالیٰ بھولا نہیں کرتا - قرآن کریم میں خداوند بزرگ و برتر کا وعدہ ہے کہ جو اس کے نام پر جتنا دیتا ہے - اس سے کہیں دس گنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے دیا جاتا ہے - اس لحاظ سے مجھے بیس روٹیاں آنی تھیں یقیناً عورت بھول گئی ہے - یہ سمجھ کر انہوں نے عورت کو کہا - کہ یہ میرا حصہ نہیں - تم غلطی سے یہاں لے آئی ہو - جاؤ - واپس لے جاؤ - عورت فوراً حکم بجالائی - اور واپس آکر اپنی مالکہ کو سب ماجرا کہہ سنایا - بیگم صاحبہ سنتے ہی آگ بگولا ہو گئیں - اور لونڈی کی خوب گت بنائی - اور کہا کہ ان کا حصہ تو وہاں پڑا ہے - یہ تو فلاں کے گھر پہنچانا تھا - تم بھی اتنی کم عقل ہو - کہ میں کہتی کچھ ہوں اور تم کرتی کچھ ہو - جاؤ - انکا حصہ اُٹھاؤ - اور جلدی ان کے ہاں پہنچاؤ - عورت نے جھاڑ جھپٹ کھا کر رابعہ بصری رضی اللہ عنہا کا حصہ اُٹھایا اور ان کی خدمت میں پیش کر کے معافی کی خواستگار ہوئی - اس دفعہ آپنے دیکھا - تو روٹیاں بیس تھیں - آپنے سب کچھ لیکر مہمانوں کے آگے رکھ دیا - جو انہوں نے خوب سیری سے کھایا - اللہ اللہ کیا ایمان تھا - یہ تو ایک واقعہ ہے - آپکی روزمرہ کی زندگی میں ایسے کئی واقعات ہوتے رہتے تھے - کلام مجید ہر وقت آپکے وردِ زبان رہتا تھا - بالآخر دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے - کہ ہم ایسی نیک اور پاکیزہ خاتون کے نقش قدم پر چل سکیں *

راقمہ عائشہ سعیدہ اہلیہ مرزا محمد صفدر سیالکوٹ

ترکیب حلوا دال نخود

ایک پاؤ بھر دال نخود چنا کر رات کو پانی میں بھگو دو صبح دو سیر دودھ میں اس کو پکاؤ یہاں تک کہ دودھ خشک ہو کر کھویا باقی رہے - پھر اسکو نیچے اُتار کر دوری میں خوب پیسو - جب دال اور کھویا ایک جان ہو جاویں - تب ایک پاؤ گھی ڈالکر اسکو چولہے پر چڑھا کر خوب بھونو جب سوندھی سوندھی خوشبو آوے اور رنگ سُرخ ہو جاوے - تو ایک پاؤ چینی سفید ڈالکر نیچے اتار لو - پھر اسکو تھالی میں جما کر چاندی کے ورق لگا کر اسکے ٹکڑے کاٹ لو

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی شکر پارے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بازار سے گذر رہے تھے۔ بارش سے کیچڑ ہو رہا تھا۔ آپ نے ایک لونڈے کو بے تحاشا دَوڑتے دیکھ کر فرمایا۔ لڑکے آہستہ آہستہ قدم اُٹھاؤ۔ کہیں گر نہ پڑنا لڑکا بولا۔ جناب میری خیر ہے۔ آپ سنبھل کر چلئے۔ مَیں گر گیا۔ تو چنداں حرج نہیں۔ مگر آپ کے گرنے سے بہتوں کے پھسلنے کا خطرہ ہے؟

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ طالب علمی میں مختلف اُستادوں سے پڑھکر ضروری ضروری نوٹ ایک کاپی میں جمع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے چوری ہو گئی۔ اور ساتھ ہی وہ نوٹ بُک بھی اسباب میں چلی گئی۔ امام صاحب کو اِس کے گم ہونے کا بیحد رنج ہُوا۔ اور آپ چوروں کی تلاش میں نکل پڑے۔ بڑی مشکل سے پتہ چلا۔ اور آپ نے انہیں ملکر کہا۔ میرے اسباب میں ایک کاپی آگئی ہے۔ وہ واپس کر دو۔ بجز اُس کے مَیں کسی چیز کا طلبگار نہیں ہوں۔ وہ تمھارے کسی کام کی نہیں۔ مگر میری ساری عمر کی مراد ہے۔ چوروں نے کہا۔ واہ آپ کا علم بھی خوب ہے۔ کہ ایک کاپی کے گم ہو جانے پر کچھ بھی پلّے میں باقی نہیں رہتا۔ اور کاپی دے دی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر اس طعن کا یہ اثر ہُوا۔ کہ انہوں نے واپس آکر سارے نوٹ زبانی حفظ کر لئے اور کاپی جلا کر ضائع کر دی؟

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی پروفیسر عبداللہ مرحوم خدا بخشے بہت ہی جوشیلے تھے۔ اُن کے سامنے اگر کوئی حضرت مسیح موعودؑ کا بُرے الفاظ میں ذکر کرتا۔ تو آپ اس کا تُرکی بتُرکی جواب دیا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحتاً فرمایا۔ عبداللہ اس طرح سختی سے جواب نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ نرمی اور تحمل سے بات کیا کرو۔ انہوں نے کہا حضورؑ آپ کے آقا (حضرت رسول کریمؐ) کے متعلق اگر کوئی ذرا سی بات بھی کہتا ہے۔ تو آپ خود برداشت نہیں کرتے۔ بلکہ اُس کے جواب میں رسالوں پر رسالے لکھدیتے ہیں اور مباہلہ کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے آقا (مسیح موعودؑ) کو اگر کوئی گالیاں نکالے۔ تو آپ نرمی اور تحمل کا وعظ شروع کر دیتے ہیں؟

(۳) حکیم رضی الدین صاحب مرزا غالب کے ایک بہت بے تکلف دوست تھے۔ وہ آم کو پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن مرزا غالب آموں کے بہت شائق تھے۔ ایک دن وہ مرزا غالب کے ہمراہ برآمدے میں بیٹھے تھے۔ کہ سامنے گلی میں سے گدھوں والا گدھے لئے ہوئے گذرا۔ گلی میں آموں کے چھلکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑے تھے۔ گدھوں کو سونگھا اور چھوڑ دیا۔ یہ دیکھ کر حکیم رضی الدین نے مرزا غالب سے کہا۔ دیکھا آم ایسی چیز ہیں۔ کہ ان کو گدھے بھی نہیں کھاتے۔ مرزا نے کہا بے شک گدھے نہیں کھاتے؟ والسلام

راقمہ نیاز مند۔ نظیر بیگم بنت شیخ محمد رشید صاحب
سوداگر چرم بٹالہ

مدرسۃ الخواتین میں ہفتہ واری جلسے

مدرسۃ الخواتین قادیان میں جس کا حال ہی میں سالانہ نتیجہ مصباح میں شائع ہو چکا ہے ہفتہ واری جلسوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ جلسے انشاء اللہ ہر جمعرات کے دن زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین ہوا کریں گے۔

اور اس میں طالبات کو تقریر کرنے کی مشق کرائی جائیگی اور گاہے گاہے بزرگان سلسلہ سے ضروری مضامین پر لیکچر دلوائے جائینگے۔ چنانچہ اس انتظام کے ماتحت پہلا جلسہ بتاریخ ۱۲/۵/۲۷ منعقد ہوا۔ اور صدر جلسہ کی افتتاحی تقریر اور بہن میمونہ بیگم صاحبہ کی طرف سے تلاوت قرآن مجید کے بعد عاجزہ نے ایک مختصر مضمون باری تعالیٰ اور اسکی شناخت پر پڑھکر سنایا۔ یہ مضمون پہنچ گیا انشاء اللہ چھپے گا۔ (مکمل) مضمون سنائے جانے کے بعد سامعات کو مضمون کے متعلق اظہار رائے کا موقعہ دیا گیا چنانچہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ بنصرہ نے میرے مضمون کے متعلق کچھ تنقیدی کلمات بیان فرمائے۔ اسکے بعد ڈاکٹر شاہ نواز صاحب ایم بی بی ایس نے۔ حفظان صحت کے اصول پر ایک لیکچر دیا۔ اور اس طرح ہمارا یہ پہلا جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کی کارروائی ختم ہونے سے قبل بکثرت رائے سے مجھے اس ہفتہ واری جلسہ کا سکرٹری منتخب کیا گیا اور میرا یہ فرض بھی مقرر کیا گیا کہ جلسہ کی ایک مختصر رپورٹ مصباح میں بھی بھجوا دیا کروں سو اس فرض کی ادائیگی میں یہ رپورٹ ارسال خدمت کر رہی ہوں امید ہے کہ شائع فرما کر مشکور فرمائینگے فقط والسلام

عاجزہ ع - ر اہلیہ مرزا گل محمد صاحب

(۲)

مدرسۃ الخواتین کا دوسرا جلسہ بتاریخ ۱۹/۵/۲۷ بروز جمعرات زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین منعقد ہوا۔ رپورٹ سیکرٹری متعلقہ گذشتہ جلسہ سنائے جانے کے بعد ناصرہ بیگم صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی اسکے بعد زبیدہ بیگم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھکر سنائے بعدہٗ مبارکہ بیگم نے اپنا مضمون ضرورت مصلح پر پڑھکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنایا۔ جسپر بہن میمونہ صاحبہ نے کچھ تنقید کی اسکے بعد صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون تربیت اطفال پر پڑھ کر سنایا۔ (یہ مضمون اس تہذیب میں درج کرا دیا ہے) جسپر میمونہ صاحبہ نیز حرم ثالث سارہ بیگم صاحبہ کی طرف سے مضمون کی عمدگی اور پڑھنے کی اچھی طرز پر تعریف کی گئی۔ پھر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے حفظانِ صحت پر لیکچر دیا اور طالبات کو ضروری نوٹ لکھوائے۔ اور اسکے بعد ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

عاجزہ ع۔ س سکرٹری مدرسۃ الخواتین

ایک دروزی خاتون

بیت المقدس ۹ مئی ایک خاتون نوجوان لڑکی ہے جو گزشتہ دو سال سے گھوڑے پر سوار ہاتھ میں شمشیر برہنہ لئے پچاس جانباز سواروں کے ایک رسالہ کی قیادت کرتی رہی ہے یہ ان ۱۵۰۰ دروزی شہسواروں میں سے ہیں جنہیں برطانوی فوجوں نے الازرق سے اس عہد نامہ کی پابندی میں نکالا ہے۔ جو برطانیہ و فرانس کے مابین ہوا تھا۔ مذکورہ بالا خاتون سرفروش عہد کر چکی ہے کہ صرف موت ہی مجھے وطن محبوب کی آزادی کے مقصد سے باز رکھ سکے گی۔

(ہندو ماہ راس)

وسط ایشیا میں عورتوں کا مطالبہ حقوق

آٹھ مارچ کو تمام سوویٹ جمہوریہ میں "بین الاقوامی عورت" کے دن کی تقریب منائی گئی تھی۔ اس روز وسط ایشیا کی ۶ ہزار عورتوں سے زیادہ نے اپنے نقاب نوچ کر پھینک دیئے۔ اس کے برخلاف کچھ عورتیں جو بے پردہ ہو گئی تھیں اور اس تحریک میں عملی حصہ لے رہی تھیں۔۔

عورتوں کے کلب گھر بہت سی اندرونی طور پر خود مختار جمہوریتوں میں اور ان علاقوں میں جن میں وسطی روسی ایشیا منقسم ہے۔ قائم ہیں۔ ۳۰۰۰ ہزار عورتیں ان کلب گھر کی ممبر بنائی جاتی ہیں + (مدینہ)

مالابار کے ایک برہمن لڑکے کی شادی ایک نائر لڑکی کے ساتھ ہو گئی۔ وہ ہر روز اپنی عورت کے ہاں جاتا کیونکہ شودر لڑکی کو اپنے گھر نہیں لاتے۔ بلکہ خود اسکے گھر پر جاتے ہیں۔ وہ بہت دیر لگا کر آتا۔ اس کے باپ کو شک ہوا کہ کہیں اپنی عورت کے گھر کھا پی نہ آتا ہو۔ اس بات کا امتحان کرنے کے لئے ایک دن وہ لڑکے کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اور مکان کے ایک کونے میں چھپکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کی بات چیت کے بعد لڑکے نے عورت سے کہا۔ کہ مجھے پیاس لگی ہے وہ پوچھتی ہے کہ کس برتن میں پانی پلاؤں۔ میرے ہاں تو گلاس ایسا نہیں۔ جس میں پہلے کسی نے پانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ پیا ہو - اور شودر کے گلاس میں پانی پینے سے دھرم بھرشٹ ہوتا تھا - مگر پیاس بھی سخت ستا رہی تھی - اچھوتوں کی لڑکی کو وہ نوجوان اپنی استری بنا سکتا تھا مگر اس کے برتن کو صاف کرکے اس میں پانی نہیں پی سکتا تھا - آخر اسے ایک انوکھی تجویز سوجھی - اس نے عورت سے کہا - کہ گلاس سے تم پہلے اپنے منہ میں پانی ڈالو - پھر وہی پانی میرے منہ میں کلی کرو - مگر خبردار پانی ڈالتے وقت میرے جسم سے مس نہ کرنا - اس نے ایسا ہی کیا - اس کے پتا نے جب یہ نظارہ دیکھا تو جھٹ باہر نکلا آیا - اور جب بیٹا بھی گھر آیا - تو اسے گلے لگا کر اور بوسہ دے کر کہا - کہ بیٹا تو دھنیہ ہے - تو پکا ہندو ہے - میں نے آج خود دیکھ لیا - کہ تو نے اپنے دھرم پر کیسی درڑھتا دکھلائی *

سکھ شوہر اور برہمنی بیوی

جب ہم برہما میں تھے - تو وہاں ہمارے ایک دوست جن کا نام مہتاب سنگھ تھا - موہن میں رہتے تھے - آپ نے ایک برہمنی عورت گھر میں رکھی ہوئی تھی - اس سے اولاد بھی پیدا کی - ایک دن دوپہر کے وقت وہ اندر والے کمرہ سے باہر نکل کر آ رہی تھی - ایک چھکو چھت سے لٹک رہا تھا - اس میں ایک دو روٹیاں رکھی تھیں - مہتاب سنگھ اپنی عورت سے کہتا ہے - ذرا سر جھکا کر گذرنا ایسا نہ ہو کہ تیرا سر میری روٹیوں سے چھو جائے - اور میری روٹیاں ناپاک ہو جائیں - برہمنی عورت سے شادی کرنے میں ناپاک نہیں ہوتا - اس سے اولاد پیدا کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا - لیکن اگر اس کا سر ہندو کی روٹی سے چھو جائے - تو روٹی ناپاک ہو جاتی ہے - (جاٹ گزٹ)

جلسۂ فیروزپور

اس جلسہ میں پہلے جلسوں کی نسبت نئی بات جو تھی وہ یہ تھی کہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے ایماء سے صیغہ طعام کا انتظام مستورات کے سپرد کیا گیا جنہوں نے یہ فرض بخوبی سر انجام دیا *

عورتوں کے پڑھنے والی کتابیں

اخلاق خاتون	۴/	صبغۃ اللہ	۶/
تعلیم خاتون	۴/	اسلامی نماز	۱/
فرائض مستورات	۱/	ادعیۃ القرآن	۲/
خزینۃ العلوم	۶/	عربی بول چال	۲/
دینیات کا پہلا رسالہ	۱/	روحانی طبیب	۱/
نماز مترجم	۱/	اُردو کا جدید قاعدہ	۱/
ادعیۃ الرسول	۲/	روحانی علوم	۲/
قبولیت دعا کے طریق	۱/	تفسیر سورہ جمعہ	۳/
خمسین احادیث مترجم	۲/	نغمۂ اکمل ہر ہفت حصص	۱۴/
اربعین مترجم	۱/	گلدستۂ احمدیہ ہر حصہ	۹/

ملنے کا پتہ - محمد یامین اینڈ سنز مالک احمدیہ کتب خانہ ۱۰۰۰۰ ۱۱-

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)